## 33668 \_ گهر كى ركهوالى كى ليى كتا ركهنا

## سوال

میں میری بہن اور والدہ ایك ہی گھر میں رہائش پذیر ہیں، اور بعض اوقات مجھے كام كے لیے شہر سے باہر جانا پڑتا ہے، اور گھر میں والدہ اور بہن اكیلی رہ جاتی ہیں، نچلی منزل میں كوئی بھی نہیں، اور گھر اچھا خاصا بڑا ہے، تو كیا چوروں سے محفوظ رہنے كے لیے ہم كوئی جانور ركھ سكتے ہیں ؟

اور اگر ایسا کرنا جائز ہے تو کونسا جانور رکھنا جائز ہے ؟

## يسنديده جواب

الحمد للم.

آپ گھر کی رکھوالی کیے لیے کتا رکھ سکتے ہیں، لیکن اسے گھر کیے اندر نہ داخل کریں، اور نہ ہی کپڑوں اور برتنوں کو نجس کرنے دیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کتا رکھا تو اس کے اجروثواب میں سے یومیہ ایك قیراط کمی کی جاتی ہے، لیکن کھیتی، یا جانوروں کی رکھوالی والا کتا نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2322 ).

صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں:

" جس نے بھی شکار، یا جانوروں کی رکھوالی کے علاوہ کوئی اور کتا پالا تو اس کے اجروثواب میں سے یومیہ دو قیراط کمی کی جاتی ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر ( 1574 ).

اور کلب الحرث سے مراد کھیتوں کی رکھوالی کے لیے رکھا جانے والا کتا ہے، اور جانوروں والے کتے سے مراد وہ کتا ہے جو جانوروں کی رکھوالی کے پالا گیا ہو.

تو اس حدیث میں مال کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنے کا جواز پایا جاتا ہے.

×

عراقی نے " طرح التثریب " میں کہا ہے:

" ہمارے اصحاب وغیرہ کا کہنا ہے: ان تین فائدوں کے لیے کتا پالنا جائز ہے جو یہ ہیں: شکار کے لیے، اور جانوروں اور کھیتوں کی رکھوالی کے لیے.

ان کے علاوہ چوتھی غرض اور فائدہ کے لیے کتا رکھنے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، کہ آیا گھروں یا پھاٹك اور راستے کی رکھوالی کے لیے کتا پالنا جائز ہے یا نہیں، تو ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں:

اس حدیث اور دوسری احادیث کی بنا پر ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ ان میں ان تین امور کے علاوہ کسی اور چیز کے لیے کتا نہ پالنے کی صراحت ہے۔

اور اکثر اصحاب کا کہنا ہیے: اور صحیح بھی یہی ہیے کہ ان تین پر قیاس کرتے ہوئے اور حدیث میں موجود علت یعنی حاجت اور ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر عمل کرتے ہوئے جائز ہے " اھـ

ديكهين: طرح التثريب ( 6 / 28 ).

اور اس کتے کو گھر میں داخل کرنے سے احتراز کی دلیل یہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سے:

" جس گھر میں کتا اور تصاویر ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 3322 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2106 ).

والله اعلم.